نواب عبداللہ خان صاحب کی علالت لاہور ۴ر جولائی۔ محترم نواب صاحب کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ بخار آج بھی ایک سو ایک تک بڑھ گیا۔ کمزوری بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ دل کی حالت بھی درست نہیں۔ تمام احباب جماعت اور خصوصاً صحابہ کرام و درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست ہے کہ صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم Regd No. L. 5254

ازالفضل بیدِ اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

الفضل

روزنامہ
ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹
لاہور
شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳"
سہ ماہی ۶"
ماہوار ۲½"
یوم چہارشنبہ
فی پرچہ
۱۸ ررمضان المبارک ۱۳۶۹ھ

جلد ۴/۳۸	۵ روفا ۱۳۲۹ھش	۵ جولائی ۱۹۵۰ء	نمبر ۱۵۶

اخبار احمدیہ

کوئٹہ ۲ر جولائی۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ خط مطلع فرماتے ہیں:۔
سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو آج دردِ نقرس کا دورہ زیادہ ہے۔ احباب حضور کی صحت یابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

محترمہ سیدہ ام وسیم حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ مطلع فرماتی ہیں کہ:۔
صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب قادیان میں بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

کوریا کی جنگ میں مداخلت کے خطرناک نتائج کی تمام تر ذمہ داری امریکہ پر ہوگی

سلامتی کونسل کے طرزِ عمل کی مذمت میں روسی نائب وزیر خارجہ کا تفصیلی بیان

ماسکو ۴ر جولائی۔ روس کے نائب وزیر خارجہ مسٹر گرومیکو نے امریکہ پر الزام لگایا ہے کہ وہ کوریا کی خانہ جنگی میں مداخلت کر کے کھلی جارحانہ کارروائی کا مرتکب ہوا ہے۔ انہوں نے مزید کہا ہے کہ اس مخدوش طرزِ عمل کے نتائج کی ذمہ داری خود امریکہ کی حکومت پر ہوگی۔ انہوں نے اپنے بیان میں سلامتی کونسل کو ملزم گردانتے ہوئے کہا ہے کہ سلامتی کونسل نے جنوبی کوریا کی امداد کے حق میں قرارداد پاس کر کے دراصل امریکہ کو جارحانہ کارروائی کی کھلی اجازت دی ہے۔ اور اس نے دنیا میں امن قائم کرنے کی بجائے ملکوں کو جنگ پر اکسا کر اپنے آپ کو امن کا سب سے بڑا دشمن ثابت کر دکھایا ہے۔ سلامتی کونسل کو موردِ الزام ٹھہراتے ہوئے مسٹر گرومیکو نے مزید کہا ہے کہ کونسل نے اس اقدام سے اقوام متحدہ کے منشور کی سخت خلاف ورزی کی ہے۔ کیونکہ اس نے روس اور چین کی عوامی حکومت کے نمائندوں کی عدم موجودگی ناجائز فائدہ اٹھانے کی مذموم کوشش کی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ وہ ادارہ جو دنیا میں قیام امن کی خاطر معرض وجود میں لایا گیا تھا۔ خود امریکہ کے جارحانہ ارادوں کی تکمیل کا آلہ کار بن گیا ہے۔ کونسل کا تو یہ فرض تھا کہ وہ شمالی اور جنوبی کوریا کے درمیان مصالحت کرانے کی کوشش کرتی۔ لیکن اس نے مصالحانہ طریق اختیار کرنے کی بجائے جنگ کو ترجیح دی۔ اب بھی اس کو چاہیئے۔ کہ وہ امریکہ کو حکم دے کہ وہ دوسروں کے معاملات میں مداخلت سے باز آ جائے۔ اور جنوبی کوریا سے اپنی تمام فوجیں واپس بلا لے۔ مسٹر گرومیکو نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر لی پر بھی الزام لگایا ہے کہ وہ اپنے فرائض منصبی سے یکسر غافل ہو کر امریکہ کی جارحانہ سکیموں کو تقویت پہونچانے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں:

شمالی کوریا کی فوجوں نے سووان اور اس کے ہوائی اڈے پر قبضہ کر لیا

ٹوکیو ۴ر جولائی۔ شمالی کوریا کی فوجوں نے سووان اور اس کے قریب کے ہوائی اڈے پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس سے قبل جنوبی کوریا کی فوجیں شہر کو خالی کر گئی تھیں۔ یہ شہر جنوبی کوریا کے سابق دارالحکومت سیول کے ۲۵ میل جنوب کی جانب امریکی اور جنوبی کوریا کی فوجوں کا نہایت اہم اڈہ تھا۔ امریکہ کے ہراول کے ہیڈ کوارٹر نے ایک بیان میں بتایا ہے کہ آج جنوبی کوریا کی فوجیں سووان سے باقاعدہ پسپا ہو گئیں۔ جس کے بعد شمالی کوریا کے ٹینک شہر میں آ داخل ہوئے معلوم ہوا ہے کہ شمالی کوریا کے ہراول دستے سووان پر قابض ہونے کے بعد بھی آگے بڑھتے رہے۔ اب جنوبی کوریا کی فوجوں نے سووان سے پانچ میل جنوب کی جانب نئی دفاعی لائن قائم کی ہے — امریکہ کی میدانی فوجوں اور کمیونسٹ دستوں کے درمیان ابھی تک بڑی ٹکر نہیں ہوئی ہے۔ البتہ آج دونوں کے درمیان ایک چھوٹی سی جھڑپ ہوئی۔ جس میں چار کمیونسٹ چھاپہ مار مارے گئے۔ امریکی سپاہیوں کا کوئی جانی نقصان نہیں ہوا — امریکی فوجوں نے آج شمالی کوریا کے دارالحکومت پر چھ سو سے زائد بم گرائے۔ جس سے کافی لوگ ہلاک اور زخمی ہوئے — ایک اور اطلاع کے مطابق شمالی کوریا نے جنوبی کوریا کے سابق وزیر داخلہ کو گرفتار کر لیا ہے۔ اس وزیر نے شمالی کوریا کے ریڈیو سے جنوبی کوریا والوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ سنگمان ری کی حکومت کا تختہ الٹ دیں:

گول میز کانفرنس میں شرکت کے متعلق حکومت پاکستان کی شرائط

کراچی ۴ر جولائی۔ حکومت پاکستان نے جنوبی افریقہ کی حکومت کو ایک مراسلہ بھیجا ہے۔ جس میں نسلی بنیادوں پر علاقوں کی گروپ بندی کے بل کے متعلق اس کے اس جواب کو غیر تسلی بخش قرار دیا ہے۔ کہ اس بل پر دسمبر سے پہلے عمل درآمد کی توقع نہیں۔ مراسلہ میں پاکستان نے مطالبہ کیا ہے کہ جنوبی افریقہ کی حکومت یہ حتمی وعدہ کرے کہ گول میز کانفرنس کے انعقاد تک اس بل پر عمل شروع نہیں ہوگا۔ اس صورت میں پاکستان اور ہندوستان کے نمائندے کانفرنس کی کارروائی میں آزادانہ حصہ لے سکیں گے۔ اور اس بارے میں کسی تفصیلی سمجھوتے کے متعلق فیصلہ کن بات چیت ہو سکے گی۔ پھر جنوبی افریقہ کی حکومت کو اس امر پر بھی آمادگی کا اظہار کرنا چاہیئے۔ کہ کانفرنس میں اس مسئلہ کا جو حل نکلے گا اسے وہ تسلیم کرے گی اور اس پر عمل پیرا ہوگی۔ مراسلہ میں مزید لکھا ہے جب تک کم از کم یہ شرط طے نہیں ہوگی کانفرنس منعقد کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ اگر جنوبی افریقہ کی حکومت واضح طور پر اس شرط کو تسلیم کر لے تو پھر پاکستان کی حکومت ہندوستان سے درخواست کر سکے گی کہ وہ کانفرنس میں عدم شمولیت کے فیصلے پر نظر ثانی کرے:

مسٹر غلام محمد کا عزم واشنگٹن

لنڈن ۴ر جولائی۔ پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد جو آجکل سٹرلنگ مذاکرات کے سلسلہ میں انگلستان گئے ہوئے ہیں جمعرات کو واشنگٹن روانہ ہو رہے ہیں۔ آپ وہاں پاکستان کی زرعی اور صنعتی ترقی کے لئے قرضہ جات کے متعلق بین الاقوامی مالی فنڈ اور عالمگیر بنک کے نمائندوں سے گفت و شنید کرینگے۔ امید ہے کہ آپ ۸ جولائی کو لنڈن واپس پہونچ جائیں گے۔

ضرورت پڑنے پر حکومت پٹ سن کے ذخیرے اپنی تحویل میں لے سکتی ہے

بین الاقوامی تجارتی معاہدے پورے کرنیکی غرض سے نئے آرڈیننس کا اجراء

کراچی ۴ر جولائی۔ آج ایک غیر معمولی سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ حکومت پاکستان نے ایک آرڈیننس جاری کیا ہے۔ اس آرڈیننس کی رو سے حکومت کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ بین الاقوامی تجارتی معاہدوں کو پورا کرنے کی غرض سے ضرورت پڑنے پر پٹ سن کے ذخیرے حاصل کر سکتی ہے۔ اس کے تحت حکومت پٹ سن کے تھوک تاجروں کو حکم دے سکے گی۔ کہ وہ اپنا سارا ذخیرہ یا اس کا کچھ حصہ مقررہ نرخوں پر بعض مخصوص لوگوں کے ہاتھ فروخت کر دیں۔ البتہ ایسے کاشتکار ذخیروں کے مالک شمار نہیں کئے جائیں گے۔ جن کے پاس اپنے ہی کاشت کئے ہوئے پٹ سن کا ذخیرہ ہوگا:

لیاقت ایٹلی ملاقات

لنڈن ۴ر جولائی۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خان نے آج برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر ایٹلی سے بات چیت کی لنڈن میں پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر حبیب رحمت اللہ اس ملاقات کے وقت وزیر اعظم کے ہمراہ تھے۔ مسٹر لیاقت علی خان آج برطانیہ کے تعلقات دولت مشترکہ کے وزیر مسٹر گورڈن واکر سے بھی ملاقات کریں گے:

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی ۔ مسعود احمد [illegible] پرنٹر و پبلشر [illegible] مسکنگ [illegible]

روزنامہ ـــ الفضل ـــ لاہور

۵ جولائی ۱۹۵۰ء

وحشت کی حد ہو گئی

اجودھیا (فیض آباد) میں ایک مسلمان مر گیا۔ جب مسلمان جنازہ لے کر قبرستان گئے تو وہاں ہندوؤں کا ہجوم تھا۔ جس نے میت دفن نہ کرنے دی۔ اس کے بعد وہ چارپائی اٹھا کر دوسرے گورستان میں گئے۔ تو وہاں بھی ہندو موجود تھے جنہوں نے مردہ دفن نہ ہونے دیا۔ یہی مصیبت کا سامنا دوسرے قبرستان میں بھی ہوتا رہا۔ ۲۲ گھنٹے اسی جھگڑے میں گذر گئے۔ جب میت خراب ہونے لگی۔ تو شہر سے کوسوں دور دفن کرنے کی اجازت دی گئی"

اس وحشت کی دنیا کی کسی تاریخ میں مثال نہیں مل سکتی۔ زندوں پر تو تشدد ہوتا ہی آیا ہے۔ لیکن مردے سے اتنی بدسلوکی کبھی نہیں ہوئی۔ آخر مسلمان کی میت دفن کرنے دی جاتی تو ہندو ازم اور دھرم کو نقصان کیا پہنچتا؟ کیا اجودھیا کے ہندو یہ چاہتے ہیں کہ مسلمان کی نعش دفن کرنے کی جگہ جلا دی جایا کرے؟ ہم حیران ہیں کہ یوپی میں لیاقت نہرو کے معاہدے کے بعد بھی اس قسم کا ظلم کیوں ہو رہا ہے۔

(روزنامہ زمیندار ۵ جولائی ۱۹۵۰ء)

مندرجہ بالا مع عنوان معاصر روزنامہ زمیندار مورخہ ۵ جولائی ۱۹۵۰ء سے نقل کیا گیا ہے۔ ہم اس کے حرف حرف کی تائید کرتے ہیں کہ واقعی مردوں سے ایسا سلوک کرنا پرلے درجہ کی وحشت ہے۔ اگرچہ معاصر زمیندار سے ہمیں اس بات سے اتفاق نہیں کہ اس وحشت کی مثال دنیا کی کسی تاریخ میں نہیں ملتی۔ اگر معاصر زمیندار اپنے حافظہ پر زور دے تو اسے یاد آ جائے گا کہ اس سے بھی زیادہ وحشتناک مثالیں خود اپنے ملک کی تاریخ میں بھی موجود ہیں۔

احباب لاہور فدیہ و فطرانہ جلد ادا فرمائیں

میں تمام احباب جماعت ملاہور سے درخواست کرتا ہوں کہ جہاں وہ اس مبارک مہینہ میں اپنے پیارے امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے لئے اور سلسلہ کے مبلغین اور دیگر حاجتمندوں کے لئے دعائیں کریں گے۔ وہاں جماعت احمدیہ لاہور اپنی جماعت کی روحانی ترقی کے لئے بھی دعا کرے۔

نیز گزارش ہے کہ جو احباب کسی شرعی عذر کی بنا پر روزہ نہ رکھ سکتے ہوں وہ براہ کرم اپنے فدیہ کی رقم اپنے اپنے محلہ کے سیکرٹری کو دے کر ممنون فرمائیں۔ اسی طرح فطرانہ کی رقم جو بالعموم دورت عید کے وقت دیا کرتے ہیں۔ وہ بھی ابھی سے اپنے حلقہ کے سیکرٹری مال صاحب ادا کرنا شروع کر دیں۔ تاکہ ہم اپنے مستحق بھائیوں کو . . . . عید سے قبل مدد دے کر ان کو بھی عید کی خوشیوں میں شامل کریں۔ آجکل فطرانہ کی رقم قریباً ۸ ½ آنے فی کس بنے گی۔ امید ہے احباب جلد توجہ فرما کر ممنون فرمائینگے۔

(سیکرٹری مال لاہور)

ربوہ میں درس القرآن

۱۔ ۱۸ جون کو مولوی محمد نذیر صاحب ملتانی نے قرآن کریم کے ایک پارہ کا درس مسجد مرکزی میں دینا شروع کیا۔ اور پانچ پاروں کا درس دیا۔

۲۔ ۲۳ جون کو سورہ مائدہ سے حافظ محمد رمضان صاحب نے درس دینا شروع کیا اور سورہ یونس تک درس دیا۔ (۳) ۲۸ جون کو مولوی ذوالفقار صاحب مولوی فاضل نے سورہ یونس سے درس دینا شروع کیا ہے۔ سامعین کی تعداد کافی ہوتی ہے۔ باوجود گرمی کی شدت کے لوگ دلچسپی سے قرآن کریم کا درس سنتے ہیں۔ مستورات بھی درس سننے کے لئے آتی ہیں۔ (عبدالحمید آصف جنرل سکرٹری ربوہ)

درخواست دعا:۔ خاکسار کے والد محترم چند یوم سے بعارضہ بخار و کھانسی بیمار ہیں۔ جملہ احباب سے گذارش ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائی جاوے۔

(نذیر احمد سیالکوٹی۔ جودھامل بلڈنگ لاہور)

"اپنی اس عمر کو اک نعمتِ عظمیٰ سمجھو بعد میں تاکہ تمہیں شکوۂ ایام نہ ہو"

مجالس خدام الاحمدیہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دفتر دوم کے متعلق حضور کے اس حکم کی تعمیل باقی ہے کہ:۔

"کوشش کریں کہ ساری کی ساری رقم وصول ہو جائے"

ایک لاکھ تیس ہزار روپے کے وعدوں میں سے سات ماہ کے عرصہ میں -/۷۵ ہزار روپے سے زائد رقم وصول ہونی چاہیئے تھی مگر اس وقت تک صرف -/۳۰ ہزار روپے وصول ہوئے ہیں۔ اس صورت میں بیرونی مشنوں کو تبلیغی اخراجات کیلئے رقم بھجوایا جانا تو الگ رہا۔ دفتر کے روزمرہ اخراجات کا بھی چلانا مشکل ہے۔ جملہ قائدین و دیگر عہدیداران خدام الاحمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ جس طرح انہوں نے حضور کے ارشاد کی تعمیل میں گھر بہ گھر پھر کر وعدے لئے تھے۔ اسی طرح اب ان وعدوں کی وصولی کے لئے جدوجہد فرمائیں۔ اور کوشش فرمائیں کہ ساری کی ساری رقم ۲۹ رمضان سے پہلے وصول ہو جائے۔ یاد رہے آپ کی مجلس کے ذریعہ وصولی کی رپورٹ ہر ماہ حضرت اقدس کے حضور پیش ہوتی ہے۔ (وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ)

حضرت پیر منظور محمد صاحب کی ایک تحریر

عاجز جب قادیان سے ۱۳ اکتوبر ۱۹۴۵ء کو براستہ فلسطین روانہ ہوا۔ تو خاکسار حضرت پیر منظور محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ملاقات کے لئے ان کی جائے رہائش پر حاضر ہوا۔ اور آپ سے دعا کے لئے عرض کی۔ اس موقعہ پر حضرت پیر صاحب موصوف نے میری کاپی میں مندرجہ ذیل کلمات تحریر کئے۔ جسے میں افادہ عام کے لئے شائع کرا رہا ہوں۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ حضرت پیر صاحب مرحوم کے درجات کو بلند کرے۔ آمین۔

نقل مطابق اصل

از طرف پیر منظور محمد۔ دفتر یسرنا القرآن

اس آیت میں تمام مذہب اسلام اور قرآن شریف کا خلاصہ ہے۔ وہ آیت یہ ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا (الی الآیۃ)

مذہب اسلام کا خلاصہ شرک سے پاک ہونا ہے۔ لا الٰہ الا اللہ کا بھی یہی مطلب ہے۔ شرک سے پاک ہونے کا یہ مطلب ہے کہ خدا تعالیٰ کے سوا اور کسی کو، چنار ب نہ سمجھا جائے۔ اس اعتقاد کو محقق بن کر حاصل کرنا چاہیئے۔ اس تحقیقات میں نہایت غور و فکر سے کام لینا چاہیئے۔ بغیر غور و فکر اور کامل تحقیقات کے انسان شرک سے پاک نہیں ہو سکتا۔ شرک سے پاک ہونا انسان کو خدا تعالیٰ کا مقرب بنا سکتا ہے۔ اس کے سوا مقرب الی اللہ ہونے کی اور کوئی صورت نہیں"

رخاکسار پیر منظور محمد بقلم خود ۱۳ اکتوبر ۱۹۴۵ء۔ دن کے ڈیڑھ بجے،

(خاکسار شیخ نور احمد منیر سابق مجاہد دمشق حال مقیم کوئٹہ)

درخواست دعا:۔ (۱) میری والدہ محترمہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری والدہ کو کامل صحت اور لمبی عمر عطا فرمائے آمین (۲) میری بھاوج صاحبہ اہلیہ مولوی عطاء اللہ صاحب واقف زندگی ایک عرصہ سے شدید بیمار ہیں سب احباب سے اُن کی صحت کے لئے دعا کی درخواست کیجاتی ہے۔ (نثار احمد چیکر ٹائم آفس تلی کاٹن ملز اوکاڑہ)

خطبہ جمعہ نمبر ۲۴

لوگ جو کچھ کہتے ہیں انہیں کہنے دو۔ ہوگا وہی جو خدا تعالیٰ کرے گا۔

کسی نبی کی جماعت نے آگ میں پڑے بغیر ترقی نہیں کی

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۲۳ جون ۱۹۵۰ء بمقام پارک ہاؤس کوئٹہ

مرتبہ: مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

میں جماعت کو ایک عرصہ سے اس طرف توجہ دلا رہا ہوں کہ

ہر چیز اپنی جنس کے مشابہ

ہوا کرتی ہے۔ کسی چیز کا ایک جنس میں سے ہو کر یہ خیال کر لینا کہ اس کی شکل کسی اور رنگ کی ہوگی عقل کے خلاف ہے۔ اگر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے پاس جو پھل ہے وہ خربوزہ ہے تو بہرحال اس کا مزہ، شکل اور حالات خربوزہ سے ہی ملیں گے۔ اور اگر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے پاس آم ہے۔ تو اس کا مزہ شکل اور حالات آم سے ہی ملیں گے۔ ہمارا یہ امید کرنا کہ آم میں سے چھوٹے چھوٹے بیج نکل آئیں۔ یا خربوزہ میں سے ایک بڑی سی گٹھلی نکل آئے۔ غلط ہوگا۔ ہماری جماعت کا یہ دعوےٰ ہے کہ وہ ایک مامور من اللہ کی جماعت ہے اور مامور دنیا میں ہزاروں کی تعداد میں آئے ہیں۔ بلکہ ایک حدیث کی رو سے دنیا میں ایک لاکھ بیس ہزار مامور من اللہ گزرے ہیں۔ ان کے حالات ہمارے سامنے ہیں اور ان کی جماعتوں کے حالات بھی ہمارے سامنے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ایک لاکھ بیس ہزار ماموروں کے حالات ہمارے پاس نہیں۔ مگر جن کے نام قرآن کریم میں مذکور ہیں یا جن کا بائیبل اور دوسری کتابوں نے ذکر کیا ہے ان کے حالات تو ہمارے سامنے ہیں وہ ہم سے پوشیدہ نہیں۔ ان نبیوں میں سے ایک نبی بھی ایسا نہیں گزرا۔ جس کی جماعت نے آگ میں پڑے بغیر،

خون کی ندیوں میں سے

گزرے بغیر ترقی کی ہو۔ جب ہم قادیان میں تھے اور میں اس مضمون کو بیان کرتا تھا۔ تو لوگ حیران ہو کر میری طرف دیکھتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ یہ محض مبالغہ ہے اور ہمیں ہوشیار کرنے کے لئے لسانی سے کام لیا جا رہا ہے۔ اس وقت ان کا یہ کہنا جائز ہو سکتا تھا۔ قادیان میں ہماری مثال ایسی ہی تھی۔ جیسے کسی امیرزادے کو کسی نے گود میں اٹھا لیا ہوا ہو۔ وہاں ہمیں بھی خدا تعالےٰ گود میں اٹھائے ہوئے تھا۔ اور اس وقت ان باتوں کا سننا کانوں کے لئے عجیب معلوم ہوتا تھا۔ اور کسی کو اس بات پر یقین نہیں آ سکتا تھا۔ کہ ہمیں بھی آگ میں سے گزرنا ہوگا۔ ہمیں بھی خون کی ندیوں میں سے چل کر اپنے مقصد کو حاصل کرنا ہوگا۔ مگر وہ دن بھی آئے کہ جماعت ایک حد تک آگ اور خون کی ندیوں میں سے گزری۔ اور جہاں تک جائدادوں کے رہ جانے کا سوال ہے، ہماری جماعت کا ایک معقول حصہ جو ۱۰ یا ۱۲ فیصدی سے کسی صورت میں بھی کم نہیں کلی طور پر اپنی جائدادوں سے محروم کر دیا گیا۔

اس واقعہ کے بعد

ہمیں سمجھ لینا چاہیئے تھا کہ ہمارا یہ خیال کہ ہم صاحبزادوں کی طرح اپنی زندگیاں گزار دیں گے۔ اور گزشتہ نبیوں کی جماعتوں کے سے حالات ہم سے نہیں گزریں گے۔ محض ایک دھوکا ہے مگر یہ نہایت ہی حیرت انگیز اور قابل افسوس بات ہے۔ کہ میں اب بھی دیکھتا ہوں کہ بجائے اس کے کہ ہم میں اب یہ احساس پیدا ہو جاتا۔ کہ ہمیں بھی آگ اور خون کی ندیوں میں سے گزرنا پڑے گا۔ ہم اس واقعہ کو بھول گئے ہیں۔ اور ہماری جماعت نے اس سے کوئی سبق حاصل نہیں کیا۔

اللہ تعالےٰ کی حکمت

تھی کہ اس نے دوسرے لوگوں کو بھی ہمارے ساتھ شریک کر دیا۔ تا وہ اس واقعہ پر ہنسیں نہیں اگر یہ واقعات صرف ہم پر ہی گزرتے تو دوسرے لوگ ہم پر ہنستے ان کا مونہہ بند کرنے کے لئے خدا تعالےٰ نے ان کو بھی ہمارے ساتھ شریک کر دیا۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں تھے کہ یہ کوئی نرالی چیز تھی۔ اس کا یہ مطلب تھا۔ کہ تمہیں آگ میں پڑنے اور خون کی ندیوں میں چلنے کی عادت نہیں تھی۔ تمہیں اس کی عادت ڈالنے کے لئے خدا تعالےٰ نے ایسے حالات پیدا کر دیئے۔ کہ تم شرمندگی محسوس نہ کرو۔ اس احسان کا یہ نتیجہ ہونا چاہیئے تھا۔ کہ ہم اپنے دلوں میں پختہ طور پر یہ چیز بٹھا لیتے۔ کہ ہمیں بھی انہی حالات میں سے گزرنا ہوگا۔ جن حالات میں سے گزشتہ انبیاء کی جماعتیں گزریں۔ لیکن

میں دیکھتا ہوں

کہ بجائے اس کے کہ جماعت کو اس بات کا احساس ہو۔ ان واقعات کو دیکھ کر ہمارے دوست اس طرح گزر جاتے ہیں۔ جس طرح چکنے گھڑے پر سے پانی۔ مثلاً یہ دیکھا جا رہا ہے کہ کس طرح پاکستان میں ہمارے خلاف پروپیگنڈا کیا جاتا ہے اور مجلسوں میں لوگوں کو اکسایا جاتا ہے۔ کہ وہ ہمارے آدمیوں کو قتل کر دیں۔ ہماری جائدادوں کو لوٹ لیں۔ اور دوسرے لوگوں کو یہ تحریک کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے مکانات پر نشان لگائیں تا قتل عام کے وقت انہیں کوئی نقصان نہ پہنچے ہمارے پاکستان میں ایسا ہو رہا ہے۔ مگر بجائے کسی نے اس پر نوٹس لیا ہے۔ کیا تم اتنے بیوقوف ہو کہ تم ان باتوں کو سمجھ نہیں سکتے کہ کسی وقت بھی ایسا ہو سکتا ہے۔ اور تمہیں ان حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے؟

گورنمنٹ بھی افراد سے بنی ہے۔ اور وہی لوگ جو ہمیں گالیاں دیتے ہیں۔ ان میں سے بعض گورنمنٹ کے رکن ہیں۔ گورنمنٹ کا کام امن قائم کرنا ہے۔

گورنمنٹ کا کام

اس قسم کے فتنوں کو دبانا ہے مگر وہ دیکھ رہی ہے اور اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرتی۔ پولیس کے آدمی جاتے ہیں۔ اور وہ ان مجالس میں جا کر ڈائریاں لیتے ہیں۔ لیکن وہ اس قسم کی باتوں کا ڈائریوں میں ذکر نہیں کرتے۔ بعض جگہوں میں تو ڈائریاں لی ہی نہیں جاتیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس جگہ کی مقامی پولیس دل سے ان کے ساتھ ہے۔ اور بعض جگہ پولیس نے ڈائریاں لی ہیں۔ لیکن ضلع کے حکام نے حکومت بالا تک پہنچائی نہیں۔ ایک جلسہ میں ایک شخص نے کہا کہ تم میں سے کون ہے جو احمدیوں کو قتل کرے۔ ایک آدمی نے اٹھ کر کہا میں حاضر ہوں پولیس نے ڈائری نہیں لکھی۔ لیکن ایک مجسٹریٹ نے جو وہاں موجود تھا اپنی ڈائری میں یہ بات لکھ دی کہ میرے سامنے مقرر نے سوال کیا کہ تم میں سے کون کون فلاں فلاں احمدیوں کو قتل کرنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتا ہے تو ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا میں اس کام کے لئے حاضر ہوں۔ اور اپنا نام پیش کرتا ہوں جب پولیس کے افسران سے پوچھا گیا کہ کیوں پولیس کی ڈائری میں یہ بات نہیں آئی۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ آدمی پاگل تھا۔ اس لئے اس واقعہ کو نہیں لکھا گیا۔ یعنی جب شرارت کا پتہ لگ گیا تو یہ کہہ دیا گیا کہ وہ پاگل تھا۔ حالانکہ اگر کھڑا ہونے والا پاگل تھا تو کیا تقریر کر کے اشتعال دلانے والا بھی پاگل تھا مگر ہم نے اپنے طور پر تحقیق کی ہے وہ شخص ہرگز پاگل نہیں ایک کام کاج کرنے والا آدمی ہے واقعات تمہاری نظروں کے سامنے ہیں مگر تم ہر قدم پر [illegible]

حالانکہ ان حالات میں جہاں بھی تم ہو۔ تمہاری موجودہ حالت ایسی ہونی چاہیئے۔ اگر کسی کو پتہ لگ جائے۔ کہ وہ موت کے گھاٹ پر کھڑا ہے۔ تو وہ چوکنا ہو جاتا ہے۔ اسکی حالت اور ہوتی ہے۔ اس کی قربانیاں اور ہوتی ہیں۔ اس کی نماز اور روزہ سے اور ہوتے ہیں۔ لیکن یہاں ساری

جماعت کی موت کا سوال

ہے۔ اور تم غفلت کی نیند سو رہے ہو۔ تم میں سے کسی کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوتا ہے۔ وہ دو دن کا ہوتا ہے۔ کہ بیمار ہو جاتا ہے۔ اس وقت اس کے ماں باپ کی آنکھیں رو رو کر سوج جاتی ہیں۔ سجدوں میں گڑگڑانے کے ماتھوں پر نشان پڑ جاتے ہیں۔ وہ کئی کئی راتیں جاگ جاگ کر کاٹ دیتے ہیں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں جب تمہیں یہ نظر آ رہا ہے۔ کہ ساری احمدیہ جماعت موت کے منہ میں جا رہی ہے۔ تمہیں یہ نظر آ رہا ہے۔ کہ ساری جماعت ایک آتش فشاں پہاڑ پر کھڑی ہے۔ تمہاری آنکھیں سوجتی نہیں۔ تمہارے ماتھوں پر نشان نہیں پڑتے۔ تمہاری راتیں بیداری میں نہیں کٹتیں۔ تمہارے دلوں میں ذرا بھی تو احساس پیدا نہیں ہوتا۔ کہ تم ہوشیار ہو جاؤ۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ تمہارا

دماغ مومن ہے

دل مومن نہیں۔ تمہارے دماغ نے جب یہ سنا۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا گئے ہیں۔ اور اس کے دلائل سنے۔ تو وہ اس پر ایمان لے آیا۔ یا یوں کہو۔ کہ وہ چپ کر گیا۔ تمہارے دماغ نے جب یہ سنا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی یہ یہ نشانیاں ہیں۔ تو وہ ایمان لے آیا۔ یا یوں کہو۔ کہ وہ چپ کر گیا۔ لیکن تمہارا دل ایمان نہیں لایا۔ کیونکہ جب دل ایمان لاتا ہے۔ تو انسانی جذبات میں ایک جوش پیدا ہوتا ہے۔ اور جذبات میں ایک جوش پیدا ہوتا ہے۔ تو انسان کی حالت کچھ اور ہو جاتی ہے۔

جہاں تک کافر جماعت اور مومن جماعت کے مقابلہ کا سوال ہے۔ ایک۔ دو۔ چار۔ پانچ یا بیس تیس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس وقت مومن جماعت پر جنون طاری ہوتا ہے۔ اور ایسے جنون والا ایک بھی ایک کروڑ پر غالب آ جاتا ہے۔ اس جنون والے پانچ آدمی پانچ کروڑ پر غالب آ سکتے ہیں۔ لیکن جہاں تک

ظاہری مقابلہ کا سوال

ہے۔ ایک شخص کے لئے دو تین اشخاص کے مقابلہ میں فتح حاصل کرنا مشکل ہے مگر جب جنون پیدا ہو جاتا ہے تو اس وقت دس بیس کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ ایک پاگل آدمی کو لے لو۔ بلکہ پاگل آدمی تو کیا ایک باولا کتا ہی جب شہر میں آ جاتا ہے۔ تو ساری پولیس اس کے پیچھے ہو جاتی ہے۔ سارے محلہ والے بلکہ سارے شہر والے اس کے پیچھے دوڑ رہے ہوتے ہیں۔ بڑے بڑے بہادر چھپ چھپ کر اپنی جانیں بچا رہے ہوتے ہیں۔ اور اپنے بچوں کو گھروں کے دروازے بند کر کے چھپائے ہوتے ہیں۔ اسکی کیا وجہ ہے؟ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ وہ کتا نہیں۔ باولا کتا ہے۔ اسی طرح ایک انسان پر دو کناری ہوتے ہیں۔ مگر جب وہ مجنون ہوتا ہے۔ تو بعض دفعہ سارا شہر اس سے ڈرتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ اسے اپنی جان اور عزت کی کوئی پروا نہیں۔ اور جگنوں کو تو جانے دو۔

اسی جگہ پر

جب میں نے تقریر میں کہا۔ کہ اگر تم تبلیغ کرو۔ تو بلوچستان جیسے چھوٹے سے صوبے کو احمدی بنا لینا کوئی مشکل امر نہیں۔ تو پولیس کے بعض نمائندوں نے کتنا جھوٹ بولا۔ انہوں نے گورنمنٹ کے پاس ڈائریاں بھیجیں۔ اور ان کی نقل دوسرے صوبجات میں بھی بھجوائی گئی۔ کہ امام جماعت احمدیہ نے تقریر کی ہے۔ کہ گورنمنٹ کے محکموں میں جو بڑے بڑے احمدی افسر ہیں۔ وہ اپنے ماتحتوں کو مجبور کر کے احمدی بنائیں۔ اور اگر وہ احمدی نہ ہوں۔ تو انہیں دق کر کے محکمے سے نکال دیں۔ اس قسم کی ڈائریوں تک ہی بس نہیں کی گئی۔ فوجی حکام کو بھی ورغلانے کی کوشش کی گئی۔ کہ انہوں نے کیا کارروائی

احمدی افسروں کے خلاف

کی ہے۔ مگر جس طرح سول میں اچھے افسر بھی ہیں۔ اسی طرح فوج میں بھی شریف افسر ہیں۔ ان افسروں نے ان رپورٹوں پر کوئی توجہ نہ دی۔ اور کہہ دیا۔ فوج میں امن ہے۔ ہم ایسی تحریروں پر کارروائی کر کے خود فساد پیدا کرنے کے لئے تیار نہیں۔ ہمارے دشمن جب اس کارروائی میں ناکام رہے۔ تو انہوں نے پہلے افسروں پر جو بالا افسر تھے۔ ان کے پاس رپورٹیں کروائیں۔ مگر ان کی طرف سے بھی یہ جواب دیا گیا۔ کہ کوئی فساد بھی نظر آئے۔ تو کسی کے خلاف کارروائی کی جائے۔ جب فساد ہے ہی نہیں۔ تو ہم خود فساد کیوں پیدا کریں۔ ہاں اگر فساد پیدا کروانا ہے۔ تو اور بات ہے۔ مجھے ایک احمدی افسر نے بتایا۔ کہ جب یہ ڈائری میرے پاس پہنچی۔ کہ خطبہ جمعہ میں امام جماعت احمدیہ نے یوں کہا ہے۔ تو میں نے کہا۔ میں خود احمدی ہوں۔ اور میں خود وہاں موجود تھا۔ میں نے وہ خطبہ جمعہ سنا ہے۔ وہاں کوئی ایسی بات نہیں ہوئی۔ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ اس پر وہ پولیس کا نمائندہ فوراً بات بدل گیا۔ اور کہنے لگا۔ مجھ سے غلطی ہو گئی ہے۔ غرض جہاں پاکستان میں ایک شریف عنصر ہے۔ وہاں ایک متعصب عنصر بھی ہے۔ جسے پاکستان کے بھلے سے غرض نہیں۔ اسے صرف اپنے دلی بغض اور کینہ کے نکالنے سے غرض ہے۔ اور وہ

پاکستان کو تباہ کرنا

زیادہ پسند کرتا ہے بہ نسبت اس کے کہ اسے کوئی احمدی زندہ نظر آئے۔ اور ایک عنصر جھوٹ۔ دھوکے اور فریب سے ہرگز پرہیز نہیں کرتا۔ جو افسر شرافت اور انصاف اور پاکستان کی محبت سے معاملہ کرنا چاہتے ہیں۔ وہ بھی ایسے موقعہ پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ کہ خواہ ایسی رپورٹوں پر کارروائی نہ کریں۔ مگر ایسے جھوٹوں کو کوئی سزا بھی نہ دیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ اگر انہوں نے ایسا کیا۔ تو یہ سوال انتظامی نہیں رہے گا۔ بلکہ سیاسی ہو جائے گا۔ اور انہیں اپنا دامن چھڑوانا مشکل ہو جائے گا۔ پس ان کا انصاف نصف راستہ تک چل کر کھڑا ہو جاتا ہے۔

گذشتہ دنوں بعض افسروں نے سرکلر جاری کیا تھا۔ کہ ان کے محکمہ کے تمام ملازم یہ فارم پُر کر کے بھجوائیں۔ کہ وہ کس کس فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور احمدی ہونے کی صورت میں یہ بھی لکھیں۔ کہ قادیانی احمدی یا لاہوری احمدی۔ اس سرکلر کی عبارت ظاہر کرتی ہے۔ کہ اس سے

کوئی نیا فتنہ

کھڑا کرنا مقصود تھا۔ بعض غیر احمدی اخباروں نے بھی اس پر نوٹس لیا۔ اور لکھا۔ کہ اس تجویز سے صاف پتہ لگتا ہے۔ کہ بعض فرقوں کے خلاف کوئی کارروائی کرنا مقصود ہے۔ کسی فرد کے خلاف بے شک کارروائی کی جائے اس میں ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ لیکن اگر کسی فرد کے خلاف کارروائی کرنا مقصود ہے۔ تو پھر اس کے فرقہ سے کیا مطلب؟ وہ خواہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتا ہو۔ اگر وہ مجرم ہے تو آپ اس کے خلاف کارروائی کریں۔ لیکن پہلے یہ دریافت کرنا کہ تمہارا فرقہ کونسا ہے۔ اس کے صاف معنے یہ ہیں۔ کہ کسی فرد کی شرارت کی وجہ سے اس کے خلاف کارروائی کرنا مقصود نہیں۔ بلکہ کسی خاص فرقہ میں ہونے کی وجہ سے اس کے خلاف کوئی شرارت کرنا مقصود ہے۔ ان واقعات کو دیکھتے ہوئے ہماری جماعت کو چاہیئے تھا۔ کہ وہ اپنے اندر ایک بیداری پیدا کر لیتی۔ اور اس آدمی کی مانند جو آتش فشاں پہاڑ کی چوٹی پر بیٹھا ہوتا ہے۔ اپنے آپ کو تیار کر لیتی۔

خواہ کوئی دوبارہ غلط ڈائری لکھ دے۔ اور گورنمنٹ کے پاس جھوٹی رپورٹ کر دے۔ واقعہ یہی ہے۔ کہ

تبلیغ کے بغیر

ہمیں چارہ نہیں۔ دیگر اپنے رسوخ سے کام لیکر تبلیغ کرنا یا جبر کرنا یہ ہمارے مذہب میں جائز نہیں۔ یہ اسی جھوٹے ڈائری نویس کے مذہب میں جائز ہے۔ جو اپنے سے مختلف خیال رکھنے والے کو جبراً اپنے مذہب میں لانا جائز سمجھتا ہے۔ اس ڈائری نویس کو ہمارے آئینہ میں صرف اپنی شکل نظر آئی ہے۔ اور کچھ بھی نہیں) پس ایک طرف تبلیغ کرنی چاہیئے۔ اور دوسری طرف خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگنی چاہئیں۔ تبھی ہم کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اور اپنے مقصد کو حاصل کر سکتے ہیں۔ تبلیغ ہماری تعداد کو بڑھائیگی۔ اور دعائیں خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچیں گی تبلیغ سے ہر درجہ اور حلقہ کے لوگ احمدی ہوں گے۔ یا پھر انہیں کم از کم یہ پتہ لگ جائے گا۔ کہ احمدی کیسے ہوتے ہیں۔ بے شک وہ احمدی نہ ہوں لیکن انہیں یہ تو پتہ لگ جائے گا۔ کہ احمدیت کی تعلیم کیا ہے۔ اور جب انہیں احمدیت کی تعلیم کا پتہ لگ جائے گا۔ تو پھر اگر کوئی شخص احمدیوں کے خلاف ان کے کان بھرنے کی کوشش کریگا۔ تو وہ فوراً کہہ دیں گے۔ کہ ہم جانتے ہیں۔ کہ احمدی ایسے نہیں ہیں۔ لیکن اگر وہ

احمدیت کی تعلیم

سے واقف نہیں۔ تو جس طرح کوئی ان کے کان بھرے گا۔ ان کے پیچھے لگ جائیں گے۔ گویا تبلیغ کے ذریعہ ہمیں دو فائدے حاصل ہوں گے۔ اول جو لوگ صداقت کو قبول کرنے کی جرأت رکھتے ہیں۔ وہ صداقت کو قبول کر لیں گے۔ اور جو صداقت کو قبول کرنے کی جرأت نہیں رکھتے۔ وہ ہمارے حالات سے واقفیت کی بناء پر کلمۂ خیر کہا کریں گے (اسی گذشتہ سال کی جھوٹی رپورٹ کو لے لو۔ اگر افسران احمدی عقائد سے واقف ہوتے اور ان کو معلوم ہوتا۔ کہ احمدیت جبر سے مذہب پھیلانے کے سخت خلاف ہے بلکہ ان کے اسی عقیدہ کی وجہ سے مولویوں نے ان پر کفر کے فتوے لگائے ہیں۔ تو جس بڑے افسر کے پاس یہ جھوٹی رپورٹ جاتی۔ وہ بلا کر اس سے جواب طلب کرتا۔ کہ تمہارے مولوی تو احمدیوں پر کفر کا فتویٰ لگا رہے ہیں۔ کہ یہ لوگ جبراً مذہب بدلوانے کے خلاف ہیں۔ تو آج اپنے مولویوں والا عقیدہ تم نے احمدیوں کی طرف کس طرح منسوب کر دیا)

دعاؤں سے یہ فائدہ ہوتا ہے۔ کہ ان سے اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ بے شک رحیم اور رحمان ہے۔ مگر اس کے سامنے جھکنے اور آہ و زاری کرنے سے جو اس کی مدد کا احساس ہوتا ہے۔ وہ ویسے نہیں ہوتا۔ ویسے تو وہ دلوں کی باتوں کو جانتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے خود ہی یہ قانون بنا رکھا ہے۔ کہ جو چیز دل میں ہوتی ہے۔ اس کا ظاہر میں بھی ہونا ضروری ہے۔ اور جب

خدا تعالیٰ کا یہ قانون

موجود ہے۔ تو ہمیں ماننا پڑے گا۔ کہ جو چیز دل میں ہو گی۔ وہ ظاہر میں بھی ہو گی۔

مثلاً اگر کوئی کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ علام الغیوب ہے وہ جانتا ہے کہ میرے دل میں کیا ہے۔ مجھے دعا مانگنے کی کیا ضرورت ہے۔ تو ہم کہیں گے کہ جس خدا نے یہ کہا ہے کہ وہ دل کے بھیدوں کو جانتا ہے اسی نے یہ بتایا ہے کہ جو چیز دل میں ہوتی ہے اس کا ظاہر میں بھی ہونا ضروری ہے۔ تمہارے دل میں اگر کوئی چیز ہے تو ضروری ہے کہ وہ ظاہر میں بھی ہو۔ پس اس قانون کے مطابق اگر تمہارے دل میں کوئی دکھ ہے تو اس کا الفاظ کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کے سامنے نکلنا ضروری ہے۔ اگر ایسا نہیں ہوا تو یا تم خود دھوکہ میں ہو یا تمہیں اپنے دل کی جھوٹی پاکیزگی سے ڈرا رہے ہو۔

دعاؤں کی طرف توجہ

کرنے سے صحیح قربانی کا احساس ہوتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ جتنا بڑا کام ہمارے سپرد ہے اس کے مقابلہ میں ہماری قربانی ہیچ ہے۔ دنیا بھر میں جماعتیں قائم کرنا۔ اپنے ملک کے لوگوں کو احمدیت کی طرف متوجہ کرنا بہت بڑا کام ہے اور اس کی اہمیت کا انکار نہیں کیا جا سکتا مگر اس کے مقابلہ میں ہماری قربانیاں کچھ بھی نہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ یا تو لوگ تبلیغ کرتے ہی نہیں اور جو تبلیغ کرتے ہیں وہ مخلصانہ رنگ میں نہیں کرتے۔ یہی علاقہ جس کے متعلق میں نے کہا تھا کہ بہت چھوٹا سا ہے۔ اگر تم کوشش کرو۔ تبلیغ کرو اور ہمدردی کے جذبات لے کر لوگوں کے پاس جاؤ تو یہ سارا علاقہ احمدی ہو سکتا ہے۔ اس بات پر تین سال گزر گئے ہیں لیکن اس کام کو کرنے کی طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ بے شک کتے بھونکتے رہیں گے اور قافلہ چلتا رہے گا۔ کیا تم ان لوگوں کی باتوں سے ڈر جاؤ گے جو جھوٹ بول کر تمہارے خلاف افسروں کو بھڑکاتے ہیں۔ کیا خدا تعالیٰ کی صداقت تمہاری نظروں میں چھوٹی ہے اور جھوٹوں کا جھوٹ بڑا ہے۔ کیا اس حقیقت سے کوئی انکار کر سکتا ہے کہ یہ علاقہ چھوٹا سا ہے۔ یا کیا کوئی اس حقیقت سے انکار کر سکتا ہے کہ ہمدردی کا جذبہ اگر ہو تو یہ سارا علاقہ احمدی ہو سکتا ہے۔ لیکن

واقعہ یہ ہے

کہ جماعت کے ہر فرد میں احساس نہیں کہ وہ اپنا رستہ چھوڑ کر تبلیغ کرے۔ بہت سے لوگ صرف سلام کہنے کو ہی تبلیغ سمجھ لیتے ہیں۔ کسی کو سلام کہہ دیا اور کہہ دیا کہ ہماری فلاں میٹنگ میں تشریف لانا اور اس نے وعدہ کر لیا تو خوشی سے گھر چلے گئے اور سمجھ لیا کہ ہم نے بڑی تبلیغ کی ہے۔ یا کسی سے چند باتیں کیں اور اس نے ہاں میں ہاں ملا دی تو سمجھ لیا کہ لوگ احمدیت کی طرف توجہ کر رہے ہیں۔ لیکن یہ تبلیغ نہیں۔ تبلیغ یہ ہے کہ حق کو دوسروں پر کھولا جائے۔ اور انہیں دعوت دی جائے کہ وہ اس کو قبول کریں۔

یہ امر ظاہر ہے کہ جب بھی کبھی کسی

مامور کی جماعت کو

خدا تعالیٰ نے غلبہ دیا کرتا ہے تو پہلے وہ افراد پیدا کیا کرتا ہے پھر غلبہ دیا کرتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں بھی ایسا ہوا۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے وقت میں بھی ایسا ہوا۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بھی ایسا ہی ہوا اور اب بھی ایسا ہی ہوگا۔ یہ کبھی نہیں ہوگا کہ خدا تعالیٰ لاکھ دو لاکھ افراد کو دنیا پر غالب کر دے۔ وہ پہلے لاکھ دو لاکھ کو دس بیس کروڑ بنائے گا اور پھر انہیں غلبہ بخشے گا اور یا اگر ہمیں خدا تعالیٰ نے فردی طور پر ترقی دی تو پھر کسی ایسے ملک میں جس کی آبادی پانچ چھ لاکھ کی ہو۔ دو تین لاکھ آدمی اس جماعت میں داخل کرے گا اور اس جگہ پر احمدیت کو غلبہ عطا کرے گا اور پھر ایک سے دوسرے اور دوسرے سے تیسرے ملک پر غلبہ عطا کرتا جائے گا لیکن ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ خدا تعالیٰ افراد میں کثرت کے بغیر کسی جماعت کو پہلا غلبہ عطا کرے۔

اگر ہمارے پاس

افراد کی زیادتی

نہیں تو ہم دنیا میں صحیح جمہوریت کو قائم نہیں کر سکتے۔ اسلام جبر کو جائز نہیں سمجھتا۔ اگر ہم تھوڑی تعداد کے ذریعہ دنیا میں حکومت کو قائم کریں گے اور اسلامی نظام کو دنیا میں جاری کریں گے تو یہ ظلم ہوگا اور اسلام ظلم کی اجازت نہیں دیتا اور اسلام کی بناوٹ ہی اس قسم کی ہے کہ وہ صحیح جمہوریت کو قائم کرتا ہے۔ پس غلبہ حاصل کرنے کا قاعدہ یہی ہے کہ پہلے چھوٹے چھوٹے ملکوں میں اکثریت بنائی جائے اور غلبہ حاصل کیا جائے اور اس کے بعد دوسرے اور پھر تیسرے ملک پر غلبہ حاصل کیا جائے۔

ہمارا بیج پھینکنے کا زمانہ بہت لمبا ہو گیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمیں بیج پھینکنے میں نہایت

شاندار کامیابی

حاصل ہوئی ہے۔ ایک چھوٹی سی جماعت ہونے کے باوجود اس کے افراد کا ہندوستان۔ چین۔ ملایا۔ انڈونیشیا۔ آسٹریلیا کے قریب کے جزائر۔ عراق۔ افغانستان۔ ایران۔ شرقِ اردن۔ شام۔ فلسطین۔ لبنان۔ مصر۔ سعودی عرب ۱۴ ۔ سپین۔ ہالینڈ۔ سوئٹزرلینڈ۔ سپین۔ فرانس۔ جرمنی۔ اٹلی۔ انگلینڈ۔ ویسٹ افریقہ۔ ایسٹ افریقہ۔ یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ اور کئی اور ممالک میں جن کے نام بھی ہمیں معلوم نہیں ایک ایک دو دو یا دس بیس یا سو دو سو یا ہزار دو ہزار اور بعض جگہوں میں پچاس پچاس ہزار کی تعداد میں پایا جانا ایسی فتح ہے جو دوسروں کو نصیب نہیں۔ لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہے یہ استحکام دین کا ثبوت نہیں۔ ہاں خدا تعالیٰ نے ہمارے استحکام دین کا ایک ذریعہ بنا دیا ہے۔ اور

استحکام دین کا ذریعہ

اور اس کا مستحکم ہونا دونوں الگ الگ چیزیں ہیں۔ جیسے کسی کے ہاں بچہ پیدا ہونے سے اس کی نسل کے قیام کا ایک ذریعہ بن جاتا ہے لیکن کیا اس سے اس کی نسل قائم بھی ہو جاتی ہے؟ نہیں بلکہ پہلے وہ بچہ زندہ رہتا ہے اور اتنی لمبی زندگی پاتا ہے کہ وہ بالغ ہوتا ہے اور شادی کے قابل ہوتا ہے۔ پھر اس کے لئے بیوی تلاش کی جاتی ہے۔ دونوں میاں بیوی آپس میں ملتے ہیں اور ان کے ہاں اولاد پیدا ہوتی ہے۔ تب ہم کہتے ہیں کہ فلاں کی نسل قائم ہو گئی۔ اسی طرح ہماری جماعت کے افراد کا ہر ملک میں پھیل جانا استحکام دین کا ایک ذریعہ تو بن گیا لیکن ذریعہ نتائج پیدا نہیں کیا کرتا نتائج کے لئے ہمیں

ایک اور قدم

آگے اٹھانا ہوگا اور کسی نہ کسی ملک میں احمدیت کی اکثریت پیدا کرنی ہوگی۔ ہمیں پتہ نہیں کہ پہلے یہ امر کہاں نصیب ہوگا۔ لیکن ہر جماعت کو کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ اس امر کے حاصل کرنے میں اول ثابت ہو۔ دشمن جھوٹ بولتا ہے تو اس سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ وہ اگر جھوٹ بولتا ہے تو اپنا انجام ہی خراب کرتا ہے۔ اسی جگہ پر میرے متعلق جھوٹ بولا۔ وہ سمجھتے تھے کہ حکومت کے افسر ہمارے ساتھ ہیں اس لئے ہمارا احمدی کیا بگاڑ سکتے ہیں۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ سب سے بالا افسر ہے وہ جھوٹے کو خود سزا دے گا۔ خدا تعالیٰ کی سزا سے کوئی حکومت جھوٹے کو نہیں بچا سکتی۔ ان جھوٹے ڈائری نویسوں کی نظریں انسانوں پر پڑتی ہیں۔ لیکن ہماری نظر خدا تعالیٰ پر ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ انہوں نے جھوٹ بولا ہے اور انہیں اس جھوٹ کی یا تو اسی جہان میں سزا مل جائے گی اور انہی افسروں کے ہاتھوں سے جن کی مدد کے بھروسے پر انہوں نے اتنا بڑا جھوٹ بولا اور میری طرف ایک بالکل غلط بات منسوب کر دی یا پھر اگلے جہان میں سزا ملے گی اور وہ سزا اس دنیا کی سزا سے بھی سخت ہے

پس تم اس چیز کی پرواہ مت کرو کہ لوگ کیا کہتے ہیں۔ لوگ جو کچھ کہتے ہیں انہیں کہنے دو

ہوگا وہی

جو خدا تعالیٰ کرے گا مگر خدا تعالیٰ وہی کریگا جس کے کرنے کی اسے دعوت دی جائے گی اور اسے دعوت اس طرح دی جاتی ہے کہ انسان اس کی محبت میں بڑھتا جاتا ہے اور دوسروں کو اس کی طرف دعوت بھی دیتا ہے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد فرمایا۔

میں نماز جمعہ کے بعد نماز جنازہ بھی پڑھاؤں گا۔

پیر منظور محمد صاحب رضی اللہ عنہ

جنہوں نے قاعدہ یسرنا القرآن ایجاد کیا تھا وہ پرسوں فوت ہو گئے ہیں۔ پیر صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابی تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے سالے تھے۔ ہم جتنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد ہیں پیر صاحب ان کے استاد تھے۔ بلکہ ہم تینوں بھائیوں اور ہماری بہن مبارکہ بیگم کو قرآن کریم پڑھانے کے زمانہ میں ہی انہوں نے قاعدہ یسرنا القرآن ایجاد کیا تھا۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک اور صحابی

حکیم سید محمد قاسم میاں صاحب رضی اللہ عنہ

شاہجہانپوری فوت ہو گئے ہیں۔ قاسم میاں اکثر قادیان آتے رہتے تھے اور دیر دیر تک قادیان رہا کرتے تھے۔ حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کے قریبی رشتہ داروں میں سے تھے۔ ہندوستان کے گذشتہ فسادات میں جو تباہی مسلمانوں پر آئی اس کا صدمہ ان پر گراں گذرا اور اسی صدمہ کی وجہ سے وہ نڈھال ہو گئے اور فوت ہو گئے ان کا جنازہ بھی میں نماز جمعہ کے بعد پڑھاؤں گا۔

درخواستہائے دعا

میرے دو لڑکے مدت سے بیمار ہیں احباب جماعت میرے بچوں کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ چوہدری رحمت حق مغلپورہ لاہور

(۲) میرے بھائی بشیر احمد صاحب فیروز والہ کا بچہ شفیق احمد سخت بیمار ہے اور سر میں زہریلا پھوڑا بھی نمودار ہے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے اسی طرح میری بچی بھی بیمار ہے اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے بھی احباب دعا فرمائیں۔

رشید احمد شاہ [illegible]

"یصلون علیک صلحاء العرب و ابدال الشام"

از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ شام

احمدی جماعت کا یہ ایمان اور اعتقاد جازم ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی خدا تعالیٰ کے وہ موعود اور صادق مسیح اور مہدی ہیں جن کا ذکر قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں بطور نبی . . . . آیا ہے اس اعتقاد کی بنا اوہام اور وساوس پر نہیں ہے بلکہ اس کے اثبات میں ہزاروں قوی اور دلائل نیرہ دیئے جا سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے انبیاء کرام کے صدق کے لئے اصول اور معیار مقرر فرمائے ہیں۔ منجملہ ان معیاروں کے ایک معیار عالم الغیب فلا یظھر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول" ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ ہی عالم الغیب ہے مگر وہ اپنے صادق رسولوں کو غیبی خبروں اور واقعات سے اطلاع دے دیا کرتا ہے چونکہ انبیاء خدا تعالیٰ کی طرف سے آتے ہیں اور انبیاء کا کام دنیا میں رب العلمین کی صفات کا اظہار اور ازالہ شرک کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے انبیاء کو غیبی خبروں اور مستقبل میں ہونے والے واقعات کی خبر دی جاتی ہے تاکہ انبیاء باری تعالیٰ کے وجود پر دال ہو سکیں۔

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو بہت سی غیبی اخبار سے اطلاع دی گئی اور حضور ان خبروں کو تحریر و تقریر میں بیان فرما دیتے اور ان خبروں کی باقاعدہ اشاعت کی جاتی جن میں سے بہت سی پوری ہو چکی ہیں اور ان کا انکار اغیار بھی نہیں کر سکتے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خبر دی گئی تھی کہ "یصلون علیک صلحاء العرب و ابدال الشام" کہ ایک وقت آنے والا ہے کہ صلحاء عرب اور شام کے ابدال تیرا ذکر خیر کرنے ہوئے تیرے لئے دعا اور رحمت کیا کریں گے۔ جس وقت حضور کو یہ الہام ہوا ہے اس وقت اس امر کا گمان بھی نہ کیا جا سکتا تھا کہ عربی ممالک میں ایسی سعید روحیں ہوں گی۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے دعا و رحمت کریں گی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے زمانہ مبارک میں اکناف عالم میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ یعنی احمدیت کا پیغام پہنچایا ہے۔ سرزمین شام جو عرب ممالک میں جغرافی کی سیاسی اور مذہبی لحاظ سے خاص اہمیت رکھتی ہے۔ وہاں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام لیوا ہیں۔

"شام کے پایۂ تخت دمشق" شہر میں آج ایک مخلص اور تعلیمیافتہ جماعت پائی جاتی ہے جس کے افراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مذکورہ بالا پیشگوئی کو پورا کر رہے ہیں یہ وہی شام ہے کہ جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ دمشق تشریف لے گئے تو وہاں کے ایک ادیب شہیر اور لغوی نے حضور کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ احمدیت ایسی جگہ نہیں پھیل سکتی مگر حسن اتفاق یہ ہوا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے دوران قیام میں ہی دو تین افراد پر اتنا گہرا اثر تھا کہ وہ بیعت کرنے کے لئے تیار تھے۔ مگر حضور جلد ہی دمشق سے بیروت کے راستہ روانہ ہو کر فلسطین پہنچ گئے۔ کیونکہ حضور کو لندن بھی جلد ہی پہنچنا تھا۔ جن دو تین افراد کا میں نے ذکر کیا ہے۔ آج وہ ہماری جماعت میں شامل ہیں اور وہ صحیح معنوں میں ابدال الشام ہیں۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مسیح موعود یا اس کا کوئی خلیفہ دمشق کا سفر کرے گا۔ دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوتا ہے۔ کہ ابدال الشام تیرے لئے دعا اور رحمت کریں گے ان دونوں پیشگوئیوں کو ملا کر یہ بات اور بھی اہم ہو جاتی ہے۔ شام کے پایۂ تخت دمشق میں جماعت احمدیہ کا ہونا اور دوسری طرف مسلمانوں کا ایک طبقہ حضرت مسیح کے نزول کا انتظار دمشق کے ایک منارہ پر سے کر رہا ہے۔ اپنے اندر اہم بھی نجوبہ رکھتا ہے۔ دمشق میں جماعت احمدیہ کے افراد اس امر پر زندہ گواہ ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صادق اور منجانب اللہ ہیں۔ مبارک ہیں وہ جو ان پیشگوئیوں پر سنجیدگی سے غور کرتے ہیں اور امام الزمان کی بیعت میں شامل ہو کر خدا اور اس کے رسول کی رضا کو حاصل کرتے ہیں۔

درخواست دعا:- میرے بل ہائے ڈی کلیئرنس کی ادائیگی میں غیر معمولی تاخیر ہونے کی وجہ سے میں سخت مالی مشکلات میں مبتلا ہوں۔ باوجود کوشش کے ان پر قابو نہیں پا سکا۔ اپنے احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ میرے لئے درد دل سے دعا فرمائی جائے تا کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد میری جملہ مشکلات کو حل فرمائے۔ آمین۔ [illegible]

حیاتِ نور کے متعلق

(از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی)

میرے عزیز مکرم مولوی ابو العطاء صاحب نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی سوانح حیات کے متعلق ایک نوٹ الفضل میں بغرض تحریک شائع کیا ہے۔ میں اس کے متعلق اس قدر صراحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ

میری مرتبہ حیات نور کا بہت بڑا حصہ نور اور قرآن پر مشتمل ہو گا۔ اور آپ کے سوانح حیات کے اہم واقعات تو ہوں گے مگر اسی حد تک جس سے انسان اور قوم کی عملی زندگی پر مفید اور مؤثر نتائج مرتب ہو سکیں۔ اور ان خصوصیات میں بھی میں ان واقعات کو ترجیح دوں گا۔ جو اب تک حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی املا کردہ سوانح حیات میں نہیں آئے۔ مجھے افسوس ہے کہ بہت بڑا ذخیرہ جو حیات نور اور صحابہ مسیح موعود علیہ السلام کی زندگیوں کے متعلق میرے دفتر میں تھا۔ شاید ضائع ہو گیا۔ یا ایسے لوگوں کے پاس محفوظ ہو جن سے میں نا واقف ہوں۔ بہرحال میں، انشاء اللہ العزیز اگر اللہ تعالیٰ نے میری مدد فرمائی تو جلد سے جلد اس فرض سے سبکدوش ہونا چاہتا ہوں وباللہ التوفیق۔ میری تالیفات کا ایک سلسلہ قرآن کریم کے حقائق و معارف پر القاء حدیدہ کی تحریک پر جاری ہے۔ اور چار کتابیں قریباً ۱۲۰۰ صفحے کی شائع ہو چکی ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

(خاکسار عرفانی کبیر۔ لاالٰہ دین بلڈنگ سکندر آباد)

ہر فرد کی استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل کی اشاعت بڑھانے کی کوشش کرے

احمدیت سے ارتداد کے متعلق ایک خبر کی تردید

اخبار زمیندار مورخہ ۱۰ جون و اخبار آزاد مورخہ ۱۱ جون میں مکرم غلام محی الدین صاحب ساکنہ راولپنڈی کے ارتداد کا اعلان شائع ہوا تھا۔ حالانکہ غلام محی الدین صاحب مذکور خدا کے فضل سے مخلص احمدی ہیں۔ چنانچہ ان کی طرف سے مندرجہ ذیل تردیدی بیان ہمیں موصول ہوا ہے۔ (دانچارج بیعت)

مجھے آج ہی ایک احمدی دوست کے ذریعہ روزنامہ زمیندار مورخہ ۱۰ جون ۱۹۵۰ء کا ایک کٹنگ ملا ہے۔ جس کا عنوان مرزائی کا قبول اسلام ہے۔ اور نیچے لکھا ہے۔

"غلام محی الدین ولد ... راولپنڈی سے ارقام فرماتے ہیں۔ میں پچاس سال مرزائیت کے جال میں پھنسا رہا ہوں میرزا کا صحابی اور کٹر مبلغ تھا۔ مگر اب یہ حقیقت مجھ پر منکشف ہو چکی ہے۔ کہ مرزائیت سے قطعی بیزاری کا اظہار کر کے درت بدعا ہوں کہ اللہ میرے گناہ معاف فرما دے۔"

عاجز اس مضمون کو پڑھ کر حیران رہ گیا۔ کہ یہ کس مفتری کا مضمون ہے۔ کیونکہ اس مضمون میں جتنے بھی وہ جھوٹ بول سکتا تھا بولے ہیں۔ افسوس کیا اسی کا نام اسلام ہے جو جھوٹ سے شروع کر کے جھوٹ پر ختم کر دیا جاوے۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ یہاں ایم ای ایس میں ایک یونین بنی ہوئی ہے۔ اس کا ارادہ تھا کہ ۳۰/۵ کو ایک مکمل ہڑتال کریں۔ ہم پانچ احمدی بھی یہاں ایم ای ایس میں کام کرتے ہیں۔ ہم پانچوں نے اس تحریک میں شامل ہونے سے انکار کر دیا۔ علاوہ اسکے ہم نے کوشش کر کے ۴ آدمی اور شامل کر لئے جو کہ ہماری جماعت میں شامل نہیں ہیں اس وجہ سے وہ سٹرائک کا منصوبہ جو لوگوں نے تیار کیا تھا تباہ ہو گیا حضرت مسیح موعودؑ کا صریح حکم ہے کہ ہم کسی حال میں بھی سٹرائک (دنگی) میں شامل نہ ہوں۔ اس وجہ سے سٹرائک کے حامی لوگوں نے ہم سے ناراض ہو کر خود ہی میری طرف سے احمدیت سے تائب ہونے کا مضمون بنا کر اخبار میں شائع کرا دیا اگر زمیندار نے دیانتداری سے وہ تحریر شائع کی ہے تو اسکو لازم ہے کہ وہ میری اصل تحریر شائع کرے جس میں میں نے اپنے عقائد سے توبہ کی ہے۔ ورنہ اس لعنت سے ڈرے جو کاذبوں کو تباہ کر کے رکھ دیتی ہے

(غلام محی الدین بٹ نقلم خود احمدی)

ایجنسی الفضل راولپنڈی کے خریداروں کو اطلاع

تمام خریداران ایجنسی الفضل راولپنڈی کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اخبار کے کام کو صحیح طور پر چلانے کیلئے قیمت اخبار ماہ بماہ بروقت ادا کرنا ضروری ہے۔ بصورت دیگر نہ صرف یہ کہ کارکنان ایجنسی کو تکلیف کا سامنا ہوتا ہے۔ بلکہ دفتر کو غیر معمولی طور پر بل کا لمبا انتظار کرنا پڑتا ہے بل ہر ماہ کی یکم اور ۲ کو تقسیم کر دیئے جاتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود بہت سے دوست غفلت سے کام لیتے ہیں۔ اس لئے احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ اپنا بقایا ہر ماہ ادا کر دیا کریں۔ ورنہ ۱۰ تاریخ کے بعد اخبار بند کر دیا جایا کرے گا۔ (مینیجر)

اعلانِ نکاح

کوئٹہ ۲۳ جون کو بعد نماز جمعہ میرے چھوٹے بھائی چوہدری محمد صدیق ولد چوہدری بوٹے خان صاحب (مرحوم) کا نکاح عزیزہ ناصرہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری مہندی خان صاحب (مرحوم) گگی نو ضلع جھنگ کے ہمراہ مکرمی جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے بعوض ... صد روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین (خواستگار محمد شفیع خادم ہیڈ کوارٹرز سی۔ پی ایم ای سینٹر کوئٹہ چھاؤنی)

درخواستِ دعا

میری ہمشیرہ صاحبہ اہلیہ مولوی غلام احمد صاحب بشیر مبلغ ہالینڈ کی صحت کے لئے احباب درد دل سے دعا فرمائیں۔ ناصر احمد چیکر ٹائم آفس تیل کی ملز اوکاڑہ

احراری مقرر لال حسین اختر کی بد کلامی کے متعلق ایک غیر جانبدار شہادت

"گالیاں وہی دیتا ہے جس کے پاس دلائل کی کمی ہو" (اخبار مجاہد)

(از مکرم محمد عبد الحق صاحب امرتسری گنج مغلپورہ لاہور)

مکرم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ نے ایک مضمون مورخہ یکم جولائی ۵۰ء کے الفضل میں شائع فرما کر مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ اور احباب جماعت کو ہدایت فرمائی ہے کہ وہ احرار کے بدزبان مولوی لال حسین اختر سے کلام کرنے سے احتراز کریں۔ کیونکہ وہ شرافت اور انسانیت کو خیرباد کہہ کر اب فحش کلامی پر اتر آئے ہیں۔ اس لئے ایسے انسان کو مخاطب کرنا اپنی توہین کرانے کے مترادف ہے۔ مولوی لال حسین کی فحش کلامی کی ایک مثال ہم ذیل میں نقل کرتے ہیں جو ڈیرہ اسمٰعیل خان سے نکلنے والے ایک ہفتہ وار اخبار نے شائع کی ہے۔ ۱۰ اپریل ۱۹۴۶ء میں ڈیرہ اسمٰعیل خان میں ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے لال حسین اختر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خلاف جی کھول کر گالیاں دیں۔ اس پر اخبار مجاہد نے لکھا:-

"ختم نبوت کے مسئلہ پر عام پیشہ ور مواعظین کا طرز بیان نہایت بازاری اور سوقیانہ ہوتا ہے جو عوام کے جذبات کو مشتعل کر کے اگرچہ واعظ کے حلوے مانڈے کا سامان کر دیتا ہے۔ لیکن علمی شغف اور تجسس و جستجو رکھنے والے متلاشیان حق و صداقت کو روحانی کوفت ہوتی ہے پچھلے دنوں مولانا لال دین ...... عرف مولوی لال حسین اختر ڈیرہ تشریف لائے تھے انہوں نے مرزا غلام احمد صاحب کے متعلق جو کچھ کہا وہ صرف بازاری ہی نہ تھا بلکہ غیر اسلامی بھی تھا۔ کیونکہ انہوں نے اپنی صداقت کا اظہار فریق ثانی کو فحش ترین گالیاں دے کر کیا۔ مرزا غلام احمد صاحب کو آپ نبی و مجدد تسلیم نہ کریں۔ لیکن انہیں فحش ترین گالیاں دینے کا حق آخر آپ کو کس شریعت کی رو سے حاصل ہے؟ صرف یہی نہیں کہ اسلامی متانت و سنجیدگی ہی بازاری طرز گفتگو کی متحمل نہیں بلکہ خدائے اسلام نے واضح اور کھلے ہوئے الفاظ میں مسلمانوں کو کسی کے پتھر کے خداؤں کو بھی برا بھلا کہنے سے پرہیز کی تلقین کی ہے چہ جائیکہ آپ ایک ایسے انسان کو فحش ترین گالیاں دیں۔ جن کی غلامی کا حلقہ ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں کی گردن میں ہے حق و صداقت کے اظہار کے لئے شریفانہ طرز تخاطب اور دلائل کی ضرورت ہوا کرتی ہے گالیوں کی نہیں۔ گالیاں وہی دیتا ہے۔ جس کے پاس دلائل کی کمی ہو۔"

(اخبار مجاہد ۷ رمئی ۱۹۴۶ء ڈیرہ اسمٰعیل خاں)

مندرجہ بالا تبصرہ ایک شریف غیر احمدی اخبار نے اس انسان کے متعلق کیا ہے جس کو احرار "مبلغ اسلام" اور "حضرت مولانا" کے خطاب دیتے ہیں۔

پاکستان کا آئین ۱۹۵۱ء تک پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گا

کراچی ۴ جولائی۔ مجلس دستور ساز کے سیکرٹری مسٹر ایم بی احمد نے ایک بیان میں کہا کہ پاکستان کے عوام کی دستور اساسی میں گہری دلچسپی کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ ہمیں اب تک تقریباً چھ ہزار تجویزیں اور مسودے پانچ چھ مکمل مسودے موصول ہو چکے ہیں۔

انہوں نے بتایا کہ دستور بنانے کے تین اہم ترین مرحلے ہیں پہلا مرحلہ بنیادی کام کا تھا۔ دوسرا مقاصد کا تعین اور تیسرا بنیادی کمیٹیوں کا تقرر طے ہو چکے ہیں۔ باقی کام میں اب بہت تھوڑا وقت لگے گا۔ اب صرف دو مرحلے رہ گئے ہیں پہلا بنیادی اصولوں کی منظوری اور دوسرا مسودہ دستور کی تیاری ۱۹۵۱ء اس پر بحث و تمحیص۔

مسٹر احمد نے کہا کہ اگر بنیادی اصولوں کی کمیٹی نے اپنا کام وقت پر ختم کر لیا تو اسمبلی اکتوبر میں اپنا اجلاس کرے گی۔

اس سوال کے جواب میں کہ پاکستان کا دستور کب تک مکمل ہو جائے گا مسٹر احمد نے کہا کہ اگر کوئی خاص دشواری پیش نہ آگئی تو ۱۹۵۱ء تک مکمل ہو جائیگا دستور کی "اسلامی روح" کے بارے میں سوالوں کا جواب دیتے ہوئے مسٹر احمد نے کہا کہ ہمارا دستور قدیم و جدید کا امتزاج ہوگا۔ اسلامی اصول جن پر دستور کی بنیاد رکھی جائے گی بہت وسیع ہیں اور مغربی جمہوریت کے مصدقہ اصولوں سے مختلف نہیں ہیں۔

آپ نے کہا دستور ساز اسمبلی نے تعلیمات اسلامی کا ایک بورڈ قائم کر رکھا ہے۔ اس کے علماء کی مشاورتی مجلس بھی ہے۔ مجلس دستور ساز کے پاس ہزاروں ۳ تجاویز پہنچی ہیں۔ جن میں سے بعض مفید ہیں لیکن ہم نے کسی بھی تجویز کو نظر انداز نہیں کیا شاہنشاہ اورنگ زیب کے عہد میں علماء نے سات سال کی مدت میں لاکھوں روپے خرچ کے بعد دستور مرتب کیا تھا جس کا نام فتویٰ عالمگیری ہے۔ عوام کو دستور کی تکمیل کے بارے میں بے صبری کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اگر ہم نے جلد بازی کی اور دستور سازی کی مدت میں چند مہینے کی بچت کر لی اور دستور میں کوئی نقص رہ گیا تو نتائج غیر مفید ہوں گے

انہوں نے بیان کیا کہ پاکستان کا دستور اساسی اردو اور انگریزی میں لکھا جائے گا۔

خوشحال ممالک کو پسماندہ ممالک کی ترقی میں عملی حصہ لینا چاہیئے

ہم بھارت سے دوستی سے بھی بہتر تعلقات کے خواہاں ہیں (لیاقت علی)

لندن ۴ جولائی۔ کل جب مسٹر لیاقت علی خاں نے ساری دنیا کے اخباری نمائندوں کے مجمع سے خطاب کیا تو یہ فطری بات تھی کہ زیادہ تر سوالات کوریا کے متعلق کئے گئے

مسٹر لیاقت علی خاں نے کہا کہ سلامتی کونسل کی تجویز منظور ہونے سے پہلے جس روز انہوں نے برسٹن کا ہسپتال چھوڑا ہے اسی روز انہوں نے کہدیا تھا کہ اقوام متحدہ کے رکن کی حیثیت سے پاکستان حفاظتی کونسل کی ہر کارروائی کی حمایت کریگا

وزیر اعظم نے مزید کہا کہ بعد میں انہیں یہ دیکھ کر افسوس ہوا کہ ایک ذمہ دار خبر رساں ایجنسی نے ایک اور بیان شائع کیا۔ جس میں ان کی اس پہلی رائے کی تردید تھی اور یہ کہا گیا تھا کہ پاکستان کے رویہ کا فیصلہ پاکستان کی حکومت اور کابینہ ہی کر سکتی ہے۔ مسٹر لیاقت علی خاں نے کہا کہ "اس طرح وہ الفاظ مجھ سے منسوب کر دیئے گئے جو میں نے نہیں کہے تھے۔ جیسا آپ کو معلوم ہے حفاظتی کونسل میں پاکستان کے نمائندے نے سیکرٹری جنرل کو مطلع کر دیا ہے کہ پاکستان نے حفاظتی کونسل کی تجویز کو منظور کر لیا ہے۔ پاکستان جہاں تک اس کی صلاحیت ہے اس تجویز سے مطابقت کرنے والی ہر پالیسی کی حمایت کرے گا۔

مصری رویہ کے متعلق سوال کے جواب میں مسٹر لیاقت علی خاں نے کہا کہ میں دوسرے ممالک کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا اس مسئلہ کا فیصلہ خود مصری ہی کر سکتے ہیں۔

پاکستان اور بھارت کے درمیان کوئی کشیدگی نہیں ہے

ان سے سوال کیا گیا کہ کیا ان کے خیال میں کوریا کی صورت حال پاکستان اور بھارت کے درمیان جلد مفاہمت کرا دے گی۔ مسٹر لیاقت علی خاں نے کہا کہ "میں بھارت کے وزیر اعظم سے مل چکا ہوں اور دونوں ملکوں کی اقلیتوں کے متعلق گذشتہ اپریل ہی میں ہم میں معاہدہ ہو چکا ہے اس موقعہ پر پنڈت نہرو اور میں نے کہا تھا کہ ہم اسے باہمی تعاون کا پہلا قدم تصور کرتے ہیں۔ اس وقت ہمارے درمیان بہت کشیدگی تھی۔ اب اس میں بہت کمی آگئی ہے اور اب کوئی کشیدگی باقی نہیں ہے۔

مسٹر لیاقت خاں نے آگے چلکر کہا کہ "جہاں تک ہمارا تعلق ہے۔ ہم نے معاہدہ کی تمام شرطیں پوری کی ہیں اور کرتے رہنے کی ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ کاش بھارت کے متعلق بھی میں یہی کہہ سکتا! میں دیکھتا ہوں کہ مغربی بنگال کے اخباروں اور دوسرے حلقوں میں اب بھی پاکستان کے خلاف نفرت کے نعرے بلند کئے جا رہے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ بھارت کی حکومت تادیبی کارروائی کرے گی

"جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے۔ ہم تمام دوسرے مسائل کو بھی پرامن طور پر حل کرنے کے خواہاں ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ ہم نے باہمی مشورہ کی تجویز پیش کی ہے اور اگر یہ کامیاب نہ ہو تو پھر ثالثی۔ ہمیں اس کی بہت خواہش ہے کہ بھارت سے ہمارے تعلقات بہت ہی دوستانہ رہیں۔ اور ہماری مشکلات رفع ہو جائیں

ابھی متعدد مسائل طے ہونے باقی ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ وہ طے ہو جائیں۔ ہم دوستی سے بھی بہتر تعلقات کے خواہاں ہیں۔ اسلئے کہ بھارت ہمارا قریبی ہمسایہ ہے"

امریکہ کے دورہ کے متعلق سوال کے جواب میں مسٹر لیاقت علی خاں نے کہا کہ میں پاکستان کے متعلق باتیں بتانے کے لئے امریکہ گیا تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک حد تک مجھے کامیابی ہوئی ہے

امریکی سرمایہ

"جہاں تک پاکستان میں امریکی سرمایہ لگانے کا تعلق ہے۔ میں نے اس میں کافی دلچسپی پائی لیکن ہمیں سرمایہ اور ٹیکنیکل امداد کی ضرورت ہے یہ صرف ڈالر کا سوال نہیں ہے۔ بلکہ دنیا کے امن کا مسئلہ ہے۔

درخواست دعا

مکرم بابو محمد شریف صاحب انچارج آر۔ ایم۔ ایس ٹیلیگراف آفس لاہور کچھ دنوں سے علیل ہیں۔ احباب دردِ دل سے دعائے صحت فرمائیں۔ (خورشید احمد)